160719-رخصتی کی تقریب کے بغیر خاوند کے ساتھ رہنا چاہتی ہے

سوال

میری منگنی ہو چکی ہے اور نیت ہے کہ عقد نکاح بھی جتنی جلدی ہو سکے کر لیا جائے، لیکن شادی کی رسمی تقریب کے بارہ میں لگتا ہے کہ اس میں بہت دیر ہو گی کیونکہ اس کے لیے بہت ساری رقم کی ضرورت ہے، اور میرا منگیتر اس وقت اتنی سکت نہیں رکھتا.

ہم ایک ہی علاقے میں رہتے ہیں اور عنقریب کسی اسلامک سینٹر یا پھر کسی امام مسجد کے پاس جا کر عقد نکاح کروائیں گے، لیکن اس سب کے بعد بھی میری والدہ کا خیال ہے کہ میں شادی کی رسمی تقریب کے بعد ہی خاوند کے ساتھ جاؤں، میں نہیں جانتی کہ یہ تقریب کب ہو گی....!

میرا سوال یہ ہے کہ: کیا میرے لیے اپنے خاوند کے ساتھ جا کر رہنا جائز ہے چاہے میری والدہ راضی نہ بھی ہو؟

میں تو یہ جانتی ہوں کہ عقد نکاح ہو جانے کے بعد وہ میرا خاوند بن جائیگا، اور اس میں شادی کی تقریب کا معنی کیا ہوا... بلکہ ہم تو یہ تقریب کرنا ہی نہیں چاہتے کیونکہ اس میں بہت ساری رقم خرچ ہو گی، اگر میری والدہ نہ ہوتی تو ہم اس تقریب کے بارہ میں سوچتے بھی نہ.

برائے مہربانی ہمیں یہ بتائیں کہ اس سلسلہ میں شریعت کی رائے کیا ہے، اور آپ اس سلسلہ میں ہمیں کیا نصیحت کریں گے؟

گزارش ہے کہ جتنی جلد ممکن ہو جواب ارسال فرمائیں.

پسندیدہ جواب

شادی کی تقریب اور اس کی دعوت دینا اور سرور خوشی کا اظہار کرنا یہ عقد نکاح کو مشہور اور اعلان کرنے کے مترادف ہے، اور شادی کی تکمیل اور مستحبات میں شامل ہوتی ہے، لیکن شادی کی شروط اور واجبات میں سے نہیں.

اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

"نکاح کا اعلان کرو"

مسند احمد حدیث نمبر (15697) علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے حسن قرار دیا ہے.

اور مناوی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"اعلان سے مراد یہ ہے کہ لوگوں کے مابین اس نکاح کو پھیلایا جائے کہ فلاں شخص کا فلاں عورت کے ساتھ نکاح ہوا ہے اور اس کی اشاعت کی جائے" انتہی

دیکھیں : فیض القدیر (14/2).

اور ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"نکاح کا اعلان کرنا مستحب ہے ، اور اس میں دف بجانا مستحب ہے تا کہ مشہور ہو جائے اور لوگ نکاح کو جان لیں " انتہی

دیکھیں : المغنی (467/9).

رخصتی کی تقریب منعقد کرنا اعلان نکاح کے سب سے واضح مظہر میں شامل ہوتا ہے ، اور آپ کی والدہ کا شادی کی تقریب منعقد کرنے کا مطالبہ کرنا بھی ایسے ہی ایک رغبت اور چاہت ہے جو ہر ماں اپنی بیٹی کی خوشی کے موقع پر منانا چاہتی ہے ، اور اس کے ساتھ اس میں لوگوں کی عادت اور رسم و رواج کا خیال بھی رکھا جاتا ہے .

اس لیے آپ چھوٹی سے تقریب منعقد کر لیں چاہے خاندان والوں کو ہی مدعو کریں اور اس میں ایک معقول رقم خرچ کریں زیادہ نہیں ، اور اسراف و فضول خرچی سے اجتناب کرتے ہوئے مال ضائع مت کریں ، اور اس طرح اپنی والدہ کو بھی راضی کر کے نکاح کا اعلان بھی کر سکتی ہیں .

اور اگر آپ کے لیے ایسا کرنا مشکل ہو تو پھر آپ کے لیے رخصتی کی تقریب منعقد کیے بغیر بھی اپنے خاوند کے ساتھ جا کر رہنے میں کوئی حرج نہیں ، کیونکہ عقد نکاح تو خاوند اور بیوی کی رضامندی اور عورت کے ولی کی موافقت اور گواہوں کی موجودگی میں ہوتا ہے .

مزید آپ سوال نمبر (2127) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں .

ہماری آپ کو یہی نصیحت ہے کہ اپنی والدہ کو راضی اور مطمئن کرنے کے بغیر خاوند کے ساتھ مت جائیں .

واللہ اعلم .